حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مبارک زندگی

26-December-2024

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(for Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِاءَۃً کَتَبَ اللّٰہُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ بَرَاءَۃً مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَۃً مِّنَ النَّارِ وَاَسْکَنَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الشُّھَدَاءِ

یعنی جو شخص مجھ پر سو(100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دے گا کہ یہ شخص نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہیدوں کے

ساتھ رکھے گا۔(معجم اوسط، من اسمه محمد، ۵/۲۵۲، حدیث:۷۲۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے لوگوں کی ہِدایت اور رہنمائی کے لئے جِن پاک بندوں کو اپنے اَحکام پہنچانے کے لئے بھیجا اُنہیں **"نَبی"** کہتے ہیں، اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام وہ بَشَر (اِنسان) ہیں جِن کے پاس اللہ پاک کی طرف سے وَحی آتی ہے۔ یہ وَحی کبھی فِرِشتے کے ذَرِیعے آتی ہے (اور) کبھی بے واسِطہ (یعنی بغیر کسی ذَرِیعے کے)۔ اَنبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام گُناہوں سے پاک ہیں (اور) اُن کی عادَتیں نِہایَت پاکیزہ ہوتی ہیں۔ اُن کا نام، نَسَب (خاندانی سِلسِلہ)، جِسْم، قَوْل (کلام)، فِعْل (کام)، حَرَکات و سَکَنَات (عادات واَطوار) سب سے اعلیٰ دَرَجے کے اور نَفْرَت دِلانے والی باتوں سے پاک ہوتے ہیں، اُنھیں اللہ پاک عَقْلِ کامِل عطا فرماتا ہے۔ دُنیا کا بڑے سے بڑا عَقْلَمَنْد (Intelligent) اُن کی عَقْل کے کَروڑویں دَرَجے تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اُنہیں اللہ کریم غَیب کی باتوں سے آگاہ فرماتا ہے وہ رات دِن اللہ پاک کی اِطاعت وعِبادت میں مَشْغُول رہتے، بندوں کو اللہ پاک کا حُکْم پہنچاتے اور اُس کا رَسْتَہ دِکھاتے ہیں۔ اُن

---

[1] ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سے جو نئی شَرِیْعَت لائے اُن کو رَسُول کہتے ہیں۔ اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے مَرَاتِب (یعنی دَرَجوں) میں فَرق ہے۔ بَعض کے رُتبے بَعض سے اَعلیٰ ہیں۔ سب سے بڑا رُتبہ ہمارے آقا و مَولیٰ، سَیِّدُ الْاَنْبِیا، محمدِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خَاتَمُ النَّبِیّٖن (سب سے آخری نَبِی) ہیں۔ اللہ کریم نے نبوّت کا سِلسِلہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خَتم فرمادیا۔ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کسی کو نبوّت نہیں مِل سکتی۔ جو شخص آپ کے بعد کسی کو نبوّت مِلنا جائز سمجھے وہ دائرۂ اِسلام سے خارِج (باہَر) ہو جاتا ہے۔ (کتاب العقائد، ص ۱۵ تا ۱۷، بتغیر)

آیئے! آج ہم اللہ پاک کے نَبیوں میں سے ایک بہت ہی مُحترَم و مُکرّم نَبی حضرت عیسیٰ رُوْحُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام کی مُبارَک زِندَگی کے چَند اِیمان اَفروز واقعات اور آپ کے مُعجِزات کے مُتَعَلِّق سُننے کی سَعادت حاصِل کریں گے مگر اِس سے پہلے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا تَعارُف اور آپ کے فضائل سُنتے ہیں، چُنانچہ

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا تعارُف

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا نامِ مُبارَک عیسیٰ اور اِبنِ مَریَم آپ کی کُنْیَت ہے۔ (تذکرۃ الانبیاء، ص ۶۵۸) کَلِمَۃُ اللہ (بغیر باپ کے واسطے کے محض اللہ پاک کے کَلِمَہ "کُنْ" سے پیدا ہونے والے)، مَسِیْح (چُھو کر شِفا دینے والے)، وَجِیْہ (قَدْر و مَنْزِلَت والے)، مُقَرَّب (اللہ کریم کا قُرب پانے والے) اور صَالِح (نیک بندے) آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے القاب ہیں۔ (تذکرۃ الانبیاء، ص ۶۵۵) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے پیارے نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی شان و عظمت کو انتہائی شاندار انداز میں بیان فرمایا اور قُربِ قیامت میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے تشریف لانے اور اس کی علامات کو بھی بیان فرمایا ہے۔ آیئے! حُصولِ بَرَکت کے لئے 3 فرامینِ مُصطفےٰ سُنتے ہیں، چُنانچہ

اِرشاد فرمایا: میں اپنے باپ حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی دُعا ہوں اور سب سے آخِر میں میری خُوش

خَبَری دینے والے حضرت عیسیٰ اِبنِ مَریَم عَلَیْہِ السَّلَام تھے۔(کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل نبینا محمد . . . الخ، ۱۱/۱۸۲، حدیث: ۳۱۸۸۶)

اِرشاد فرمایا: میرے اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے دَرمیان کوئی نَبِی نہیں، وہ (قُربِ قِیامت میں آسمان سے) اُتریں گے، جب تم اُنہیں دیکھو گے تو پہچان لو گے، اُن کا رنگ سُرخی آمیز سَفید ہو گا، قَد دَرمیانہ ہو گا، وہ ہلکے پیلے رَنگ کے دو(2) حُلّے (لِباس) پہنے ہوئے ہوں گے، اُن پر تَرِی نہیں ہو گی لیکن گویا اُن کے سَر سے پانی کے قَطرے ٹپک رہے ہوں گے، وہ خِنزِیر کو قتل کریں گے، اللہ پاک اُن کے زَمانے میں اِسلام کے عِلاوہ باقِی تمام مَذاہِب کو مِٹا دے گا، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام مَسِیحِ دَجّال کو ہَلاک کریں گے، چالیس(40) سال زمین میں قِیام کرنے (ٹھہرنے) کے بعد وَفات پائیں گے اور مُسلمان اُن کی نمازِ جَنازہ پڑھیں گے۔(ابوداود، اول کتاب الملاحم، باب ذکر خروج الدجال، ۴/۱۵۸، حدیث: ۴۳۲۴ ملتقطاً)

اِرشاد فرمایا: اللہ پاک حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیجے گا تو وہ جامع مسجدِ دِمَشْق کے سَفید مَشرِقی مَنارے پر اِس حال میں اُتریں گے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہلکے پیلے رنگ کے دو حُلّے (لِباس) پہنے ہوں گے اور آپ نے دو(2) فِرِشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوں گے، جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام سَر نیچا کریں گے تو پانی کے قَطرے ٹپک رہے ہوں گے اور جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام سَر اُٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح سَفید چاندی کے دانے جَھڑ رہے ہوں گے۔(مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ذکر الدجال . . . الخ، ص ۱۲۰۱، حدیث: ۷۳۷۳، ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی مُبارَک زِندگی کا ایک روشن پہلو یہ بھی ہے کہ آپ نہایت سادہ طَبِیْعَت کے مالِک تھے اور عاجِزی و اِنکساری کی لازَوال دَولت سے مالا مال تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام چاہتے تو خوب عَیش و عِشرت سے زِندگی گزارتے، مال و دَولت کا اَنبار (Heaps of wealth) جمع کر لیتے، مہنگے ترین لِباس زیبِ تَن فرماتے، عُمدہ عُمدہ کھانے کھاتے اور عالیشان مَحَل میں

رہائش اِختیار فرماتے مگر قُربان جایئے! آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی سادَگی پر کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہرگز ایسا نہ کیا بلکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فانی دُنیا کی راحتوں اور آسائشوں کو ٹُھکرا کر ہمیشہ سادَگی اور عاجِزی و اِنکساری والی زِندگی گزارنے کو تَرجیح دی اور دُوسروں کو بھی اِس کی تَرغیب دِلاتے رہے چُنانچہ

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی سادَگی اور نصیحتیں

حضرت عُمر بن سُلَیم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنے حَوارِیوں (یعنی اپنے اصحاب) کے پاس اِس حالت میں تشریف لے گئے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے جِسمِ اَنْوَر پر اُون کا جُبّہ اور آپ نے ایک عام سی شَلوار پہنی ہوئی تھی، ننگے پاؤں تھے اور سَر پر بھی کوئی کپڑا وغیرہ نہیں تھا، بُھوک کی وجہ سے آپ کا رنگ تبدیل ہو گیا تھا اور پیاس کی شِدَّت سے ہونٹ بالکل خُشک ہو چُکے تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حَوارِیوں کو سلام کیا اور فرمایا: اے بَنی اسرائیل! اگر میں چاہوں تو اللہ پاک کے حُکم سے دُنیا (اپنی) تمام نعمتوں کے ساتھ میرے قَدموں میں آجائے لیکن میں اِس بات کو پسند نہیں کرتا۔ اے بَنی اِسرائیل! تُم دُنیا کو ہمیشہ حقیر (بے قَدر) جانو، اِسے کوئی عزّت نہ دو یہ خُود تُمہارے لئے نَرم ہو جائے گی، تُم دُنیا کی مَذمَّت کرو تُمہارے لئے آخِرت سَنْوار دی جائے گی، ایسا ہرگز نہ کرنا کہ تُم آخِرت کو پَسِ پُشت ڈال دو اور دُنیا کی تعظیم و تَوقیر کرو، بے شک دُنیا کوئی قابلِ اِحترام چیز نہیں کہ اِس کی تعظیم کی جائے۔ دُنیا تو تمہیں ہر روز کسی نہ کسی نئی آفت یا نُقصان کی طرف بُلاتی ہے، لہٰذا اِس کے دھوکے سے بچو۔ پھر فرمایا: اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ میرا گھر کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے نَبی! آپ کا گھر کہاں ہے؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مساجِد میری قیام گاہ ہیں، میرا بُھوکا رہنا ہی میری شِکَم سیری (پیٹ بھر کے کھانا) ہے، میرے پاؤں میری سُواری ہیں، رات کو چمکتا ہوا چاند میرا چراغ (رَہنُما) ہے، سَخت سَردِیوں کی راتوں میں نماز پڑھنا میرا محبوب تَرین عَمل ہے، میرا کھانا خُشک پتّے وغیرہ ہیں، زمین کی گھاس اور نباتات میرے لئے پھلوں (Fruits) کی طرح ہیں، اِنہی سے جانوروں کو خوراک ملتی

ہے، وہی سبزی اور نباتات میں کھالیتا ہوں، میرا لباس اُون ہے، اللہ پاک سے ڈرنا میرا شِعار (علامت) ہے اور مَساکین وفُقَرا میرے مَحبوب ترین رَفِیق (دوست) ہیں۔ میں صُبْح اِس حالت میں کرتا ہوں کہ میرے پاس دُنیاوی چیزوں میں سے کوئی چیز نہیں ہوتی اور ایسی ہی حالت میں شام کرتا ہوں کہ میرے پاس کوئی دُنیاوی چیز نہیں ہوتی لیکن پھر بھی میں اِس بات کی پَروا نہیں کرتا کہ فُلاں شخص اِتنا مال دار ہے۔ میں اپنی اِس حالت میں اپنے آپ کو بہت خُوش قِسْمَت اور بہت زِیادہ غَنی سمجھتا ہوں (یعنی میں اِس حال میں بھی اپنے ربّ کی رِضا پر راضی ہوں)۔

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک ہی اُون کے جُبّے میں اپنی زِندگی کے 10 سال گزار دیئے، جب وہ جُبّہ کہیں سے پھٹ جاتا تو اُسے رَسّی سے باندھ لیتے یا پَیْوَنْد (جوڑ) لگا لیتے۔ (عیون الحکایات، الحکایۃ الثامنۃ والتسعون من نصائح عیسی۔۔۔الخ، ۱/۱۱۸)

سُبْحٰنَ اللہ! سُنا آپ نے کہ حضرت عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کِس قَدَر سادَگی پسند، اِخْتیاری بُھوک وپیاس بَرداشت کرنے اور زُہد و قَناعَت اپنانے والے، سَخْت سَردِی کی راتوں میں بھی نمازیں پڑھنے کو پسند فرمانے والے، خَوفِ خُدا سے رونے اور فُقَرا و مَساکین سے مَحبَّت کرنے والے اور مالداروں سے بے نِیاز تھے۔ اب ہم آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی مُبارَک زِندگی کو سامنے رکھتے ہوئے اپنا محاسبہ کریں کہ کیا ہم بھی سادَگی کو پسند کرتے ہیں؟ کیا ہم بھی سَردِی گرمی میں نمازوں کا اِہْتمام کرتے ہیں؟ کیا ہمیں بھی کبھی خَوفِ خُدا سے رونا آیا؟، کیا ہم بھی فُقَرا و مَساکین سے مَحبَّت کرتے ہیں؟ کیا ہم بھی دُنیا کی مَحبَّت سے دُور بھاگتے ہیں؟ کیا ہم بھی اپنے اندر فِکْرِ آخِرت کا جَذبہ پاتے ہیں؟ اللہ پاک ہمیں اِسی طرح نیک اعمال کا جائزہ لینے اور سُنّتوں بھرے اِجتماعات و مدنی مذاکروں میں پابندی سے حاضِر ہو کر اللہ والوں کا تذکِرہ کرتے اور سُنتے رہنے کی تَوفِیق عطا فرمائے تاکہ اِس کی بَرَکت سے ہم باعمل بَن جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والِدۂ ماجِدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ایک باکَرامت وَلیّہ تھیں اور اللہ پاک نے اُنہیں بھی کئی خُصُوصِیّات(Specialities)سے نوازا تھا۔ آیئے! ہم بھی اُس عظیم ماں کا مُخْتَصَر تَعارُف سُنتے ہیں، چُنانچہ

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی والِدہ کا تعارُف

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والِدہ کا نام حضرت مَرْیَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ہے،مَرْیَم کے معنیٰ عابِدہ اور خادِمہ ہیں۔(تفسیر بغوی،ال عمران،تحت الآیۃ:۱، ۲۲۷/۳۶) حضرت مَرْیَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے والِد کا نام عِمْران اور والِدہ کا نام حَنَّہ(رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما) تھا۔(عجائبُ القران مع غرائب القران، ص۶۵) حضرت مَرْیَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا مادر زاد وَلیّہ تھیں۔(صراط الجنان،۱۰/۲۰۵)حضرت مَرْیَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے سِوا کسی عَورَت کا نام قُرآنِ کَرِیْم میں نہیں آیا۔(صراط الجنان،۱۰/۲۳۱) حضرت مَرْیَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا جَنّتی عَورَتوں کی سَردار ہیں، چُنانچہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جَنّتی عَورَتوں کی سَردار چار(4)عَورَتیں ہیں:(1) مَرْیَم (2) فَاطِمَہ (3)خَدِیجہ اور(4) آسِیَہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ اَجْمَعِیْن)۔(کنزالعمال،کتاب الفضائل،الفصل الثالث فی جامع مناقب النساء، ۶۵/۱۲،حدیث:۳۴۴۰۱)

اعلیٰ حضرت،اِمامِ اَہلسُنّت مَوْلانا شاہ اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **عیسیٰ کَلِمَۃُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالتَّسْلِیْم کی وِلادت کے بعد بھی حضرت طَیِّبَہ،طاہِرہ مَرْیَم(رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) بِکْر (کنواری) تھیں، بِکْر (کنواری)ہی رہیں اور بِکْر(کنواری)ہی اُٹھیں گی اور بِکْر (کنواری)ہی جَنَّتُ النَّعِیْم میں داخِل ہوں گی یہاں تک کہ حُضُور پُرنور،سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نِکاحِ اَقْدَس سے مُشَرَّف ہوں گی۔**(فتاویٰ رضویہ، ۴۶۰/۲۶)

سُبْحٰنَ اللہ! آپ نے سُنا کہ اللہ کے پیارے نَبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والِدۂ ماجِدہ کس قَدر بُلند ہِمَّت اور عالیشان خاتون تھیں کہ جن کے فضائل اَحادیثِ کَرِیْمہ میں مَوْجُود ہیں اور جنہیں جَنَّت

النَّعیم میں آقائے عیسیٰ، محمد مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَوْجِیَّت کا شَرف حاصِل ہو گا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی شان تو اِس قدر اَرْفَع و اَعلیٰ ہے کہ قُدرتِ اِلٰہی کے مَظْہَر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ابھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے شِکَمِ اَطْہَر میں ہی تشریف فرما تھے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے وُجُودِ مَسْعُود سے کَرامات کا ظُہُور شُروع ہو گیا تھا چُنانچہ

شَجرِ مَرْیَم اور نہرِ جبْرِیل

شَیْخُ الْحَدِیْث حضرت علّامہ عَبْدُ الْمُصْطَفٰی اَعْظَمِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام حضرت بی بی مَرْیَم رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے شِکَم (اَقْدَس) سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔ جب وِلادت (Birth) کا وَقْت آیا تو حضرت بی بی مَرْیَم رَضِیَ اللہُ عَنْہا آبادی سے کچھ دُور ایک کھجور کے سُوکھے دَرَخْت کے نیچے تنہائی میں بیٹھ گئیں اور اُسی درخت کے نیچے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی وِلادت ہوئی۔ چُونکہ آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) بغیر باپ کے کُنواری مَرْیَم رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے شِکَم (اَقْدَس) سے پیدا ہوئے اِس لئے حضرت مَرْیَم (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) بڑی فِکْر مَند اور بے حد اُداس تھیں اور بدگُوئی و طَعْنہ زَنی کے خَوف سے بَسْتی میں نہیں آرہی تھیں۔ اور ایک ایسی سُنسان زمین میں کھجور کے سُوکھے دَرَخْت کے نیچے بیٹھی ہُوئی تھیں کہ جہاں کھانے پینے کا کوئی سامان (مَوْجُود) نہیں تھا۔ اچانک حضرت جِبْرِیل عَلَیْہِ السَّلَام اُتر پڑے اور اپنی ایڑی زمین پر مار کر ایک نہر جاری کر دی اور اچانک کھجور کا سُوکھا دَرَخْت ہَرا بھرا ہو کر پُخْتَہ (پکا ہوا) پھل لایا اور حضرت جِبْرِیل عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت مَرْیَم رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو پُکار کر اُن سے یُوں کلام فرمایا:

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِیًّا ﴿۲۴﴾ وَ هُزِّیْۤ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا ﴿۲۵﴾ فَكُلِیْ وَ اشْرَبِیْ وَ قَرِّیْ عَیْنًا ۚ (پ۱۶، مریم، ۲۴۔۲۶)

ترجَمۂ کنز العرفان: تو اُسے اُس کھجور کے درخت کے نیچے سے پُکارا کہ غم نہ کھا بیشک تیرے ربّ نے تیرے نیچے ایک نہر بنا دی ہے اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہِلاؤ وہ تم پر عمدہ تازہ کھجوریں گرائے گا تو کھا اور پی اور آنکھ

ٹھنڈی رکھ۔

پیارے اسلامی بھائیو! سُوکھے دَرَخْت میں پھل لگ جانا اور نہر کا اَچانک جاری ہونا، بِلاشُبہ یہ دونوں حضرت مَرْیَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی کَرامات ہیں۔ حضرت بی بی مَرْیَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا جب بچّی تھیں اور بَیْتُ الْمَقْدِس کے مِحْراب میں عِبادت(Worship) کرتی تھیں تو بغیر کسی مِحْنَت کے وہاں بِلا مَوسم کے (یعنی بے موسمی) پھل مِلا کرتے تھے۔ مگر حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش کے بعد پکّی ہُوئی کھجوریں تو حضرت مَرْیَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو ضرور ملیں۔ لیکن خُداوَنْد کا حُکم ہُوا کہ کھجور کی جڑیں ہِلاؤ تب تُم کو کھجوریں ملیں گی۔ معلوم ہُوا کہ آدمی جب تک صاحِبِ اَوْلاد نہیں ہوتا تو اُس کو بِلا مِحْنَت کے بھی روزی مِل جایا کرتی ہے اور وہ کہیں نہ کہیں کھاپی لیا کرتا ہے۔ مگر جب آدمی صاحِبِ اَوْلاد ہو جائے تو اُس پر لازِم ہے کہ مِحْنَت کرکے روزی حاصِل کرے۔ دیکھو حضرت مَرْیَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا جب تک صاحِبِ اَوْلاد نہیں ہُوئی تھیں تو بِلا کسی مِحْنَت و مَشَقَّت کے اُن کے مِحْرابِ عبادت میں پھلوں کی روزی مِلا کرتی تھی۔ مگر جب اُن کے فَرْزَنْد حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پیدا ہوگئے تو اب خُدا کا یہ حُکم ہُوا کہ کھجور کے دَرَخْت کو ہِلاؤ اور مِحْنَت کرو اور اِس کے بعد کھجوریں ملیں گی۔ (عجائب القرآن، ص۱۶۸)

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی جو واقِعہ ہم نے سُنا یہ واقِعہ مکتبۃُ الْمدینہ کی کِتاب **"عَجائِبُ الْقُرآن مَعَ غَرائِبُ الْقُرآن"** سے بیان کیا گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس کتاب میں اِس کے عِلاوہ بھی نصیحت و عِبرت کے مَدَنی پُھولوں سے مَعْمُور بہت سے دِلچسپ قُرآنی واقعات اور دیگر حِکایات(Parables) مَوْجُود ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی ہر صِفَت میں باکمال ہوتے ہیں، اللہ پاک اِنہیں ایسے ایسے کمالات و مُعْجِزات سے سَرفَراز فرماتا ہے کہ عَقلیں حَیران ہو جاتی

ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ کے پیارے نبی حضرت عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو بھی خالقِ کائنات نے کثیر مُعْجِزات عطا فرمائے تھے اور بچپن ہی سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی ذات سے نبوّت کے آثار ظاہِر ہونے لگے تھے۔ آیئے! حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے بچپن کا ایک حَیرت اَنگیز واقِعہ سُنئے اور اپنا اِیمان تازہ کیجئے، چُنانچہ

بچپن شریف میں کلام فرمایا!

پیارے اسلامی بھائیو! جب حضرت مَرْیَم رَضِیَ اللہُ عَنْہا حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو گود میں لے کر بَنِی اِسرائیل کی بَسْتی میں تشریف لائیں تو قوم نے آپ (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) پر مَعَاذَ اللہ! بدکاری کی تُہمت لگائی اور لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اے مَرْیَم! تُم نے یہ بہت بُرا کام کیا۔ حالانکہ تُمہارے والِد (Father) میں کوئی خَرابی نہیں تھی اور تمہاری ماں بھی بدکار نہیں تھی۔ بغیر شوہر کے تمہارے لڑکا کیسے (پیدا) ہو گیا؟ جب قوم نے بہت زیادہ طَعْنہ زَنی اور بد گُوئی کی تو حضرت مَرْیَم رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اِرْشاد فرمایا کہ اِس بچّے سے تم لوگ سب کچھ پُوچھ لو۔ تو لوگوں نے کہا کہ ہم اِس بچّے سے کیا اور کیونکر اور کس طرح گفتگو کریں؟ یہ تو ابھی بچّہ ہے۔ قوم کا یہ کلام سُن کر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بیان شروع کر دِیا۔ جس کا ذِکر اللہ پاک نے قرآنِ کَرِیم میں یُوں فرمایا ہے:

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ۛ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۙ﴿۳۰﴾ وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۪ۖ﴿۳۱﴾ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ ۫ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿۳۲﴾ وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَ یَوْمَ اَمُوْتُ وَ یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾ (پ ۱۶، مریم: ۳۰-۳۳)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: بچّے نے فرمایا بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں اُس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نَبی بنایا ہے اور اُس نے مجھے مُبارک بنایا ہے خواہ میں کہیں بھی ہوں اور اُس نے مجھے نَماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ہے جب تک زندہ رہوں اور (مجھے) اپنی ماں سے اچھا سُلوک کرنے والا (بنایا) اور مجھے متکبر، بد نصیب نہ بنایا اور مجھ پر سَلامتی ہو جس

دن میں پیدا ہوا اور جس دن وفات پاؤں اور جس دن
زِندہ اُٹھایا جاؤں۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا **مُعْجِزَہ** ہے کہ پیدا ہوتے ہی فَصِیح زبان میں ایسی جامِع تَقْرِیر فرمائی۔ اِس تَقْرِیر (Speech) میں سب سے پہلے آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے اپنے آپ کو خُدا کا بندہ کہا۔ تاکہ کوئی اِنہیں خُدا یا خُدا کا بیٹا نہ کہہ سکے کیونکہ لوگ آئندہ آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) پر تُہْمَت لگانے والے تھے اور یہ تُہْمَت اللہ پاک پر لگتی تھی۔ اِس لئے آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے مَنْصَبِ رِسالت کا یہی تقاضا تھا کہ اپنی والِدہ (رَضِیَ اللہُ عَنْھا) پر لگائی جانے والی تُہْمَت کو خَتْم کرنے سے پہلے اُس تُہْمَت کو دَفع کریں جو اللہ پاک پر لگائی جانے والی تھی، **اَللّٰہُ اَکْبَر!** سچ ہے خداوَندِ قُدُّوس جس کو نَبُوَّت کے شَرَف سے نوازتا ہے یقیناً اُس کی وِلادَت نِہایَت ہی پاک اور طَیِّب و طاہِر ہوتی ہے اور بچپن ہی سے اُس کی نَبُوَّت کے اعلیٰ آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ (عجائب القرآن، ۷۰ ملخصاً)

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے کلام سے ہمیں یہ مَدَنی پُھول بھی مِلا کہ نَماز و زکوٰۃ کی ادائیگی اور والِدہ سے حُسْنِ سُلُوک کرنا بہت ہی قدیم عبادات اور انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا پسندیدہ طریقہ رہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! یہ ایسی پیاری عبادات ہیں کہ شَرِیْعَتِ مُطَہَّرہ نے بھی ہمیں اِن چیزوں کا حُکم اِرْشاد فرمایا ہے، مگر افسوس! اب مساجِد خالی اور بُرائی کے اڈّے آباد نظر آتے ہیں، زکوٰۃ نکالنے کے مُعامَلے میں ٹال مَٹول سے کام لِیا جارہا ہے، زکوٰۃ کے مُسْتَحِقِّین در در کی ٹھوکَریں کھانے پر مجبور ہیں، وہ ماں جس کے قَدَموں تلے جَنَّت ہے اُسی ماں (Mother) کے ساتھ بَدسُلوکی کا مُظاہرہ کِیا جارہا ہے، مُسلمانوں کو آخر ہو کِیا گیا ہے؟ ہماری مَساجِد پھر سے کب آباد ہوں گی؟ کس دن نَمازیوں میں اِضافہ ہو گا؟، کب تک یُوں ہی زکوٰۃ کی ادائیگی میں سُسْتیاں ہوتی رہیں گی؟ آخر یہ سِلسِلہ کب تلک یُوں ہی چلتا رہے گا؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یُوں تو حضرت عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی ذات سے وَقتاً فوقتاً مُختَلِف مُعجِزات کا ظُہور ہوتا رہا مگر بعض مُعجِزات ایسے بھی ظاہِر ہوئے کہ جو بہت زِیادہ مَشہُور ہُوئے۔ آیئے! اُن مُعجِزات کی کچھ تَفْصِیل سُنتے ہیں، چُنانچہ

(1) پرندے پیدا کرنا:

جب حضرت عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے نَبُوَّت کا دعویٰ کیا اور مُعجِزات دِکھائے تو لوگوں نے دَرْخواست کی کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام ایک چمگادڑ (Bat) پیدا کریں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے مٹّی سے چمگادڑ کی صُورت بَنائی پھر اُس میں پُھونک مارِی تو وہ اُڑنے لگی۔ (خازن، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۴۹، ۱/ ۲۵۱)

"چمگادڑ" کی خُصُوصِیَّت یہ ہے کہ وہ اُڑنے والے جانوروں میں بہت عجیب ہے اور قُدرَت پر دَلالت کرنے میں دُوسروں سے بَڑھ کر ہے کیونکہ وہ بغیر پَروں کے اُڑتی ہے، دانت رکھتی ہے، ہنستی اور بچّہ جَنْتی (پیدا کرتی) ہے حالانکہ اُڑنے والے جانوروں میں یہ باتیں نہیں ہیں۔ (جمل، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۴۹، ۱/ ۴۱۸، ملتقطاً)

(2) کوڑھیوں کو شفایاب کرنا:

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اُس مَرِیض کو بھی شِفا دیتے تھے کہ جس کا بَرَص (ایک مَرَض جس میں فَسادِ خُون سے جِسْم پر سَفید دَھبّے پڑ جاتے ہیں) بدن میں پھیل گیا ہو اور اَطِبّا (علاج کرنے والے) اُس کے عِلاج سے عاجِز ہوں چونکہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے زَمانے میں طِبّ کا عِلْم اِنْتِہائی عُروج پر تھا اور طِبّ کے ماہِرین عِلاج کے مُعامَلے میں انتہائی مَہارت رکھتے تھے اِس لیے اُن کو اِسی قِسْم کے مُعْجِزے دِکھائے گئے تاکہ مَعلوم ہو کہ طِبّ کے طریقے سے جس کا عِلاج مُمکِن نہیں ہے، اُس کو تَندُرُست

کر دینا یقیناً مُعْجِزَہ اور نبُوّت کی دَلیل ہے۔ حضرت وَہب بِن مُنَبِّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا قول ہے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس مریضوں کا اِجْتِماع ہو جاتا تھا، اُن میں جو چَل سکتا تھا وہ حاضرِ خِدمت ہوتا تھا اور جسے چَلنے کی طاقت نہ ہوتی تو اُس کے پاس خُود تشریف لے جا کر دُعا کر کے اُس کو تَندُرُست کرتے اور اپنی رِسالت پر اِیمان لانے کی شَرْط کر لیتے۔ (خازن، اٰل عمران، تحت الآیۃ:۴۹، ۱/۲۵۱)

(3) مُردوں کو زندہ کرنا:

حضرت عَبْدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: حضرت عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے چار (4) اَشْخاص کو زِندہ کیا، (1) ایک عازَر جس کو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ مُخْلِصانہ مَحبَّت تھی، جب اُس کی حالت نازُک ہوئی تو اُس کی بہن نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو اِطّلاع دی مگر وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے تین (3) روز کی دُوری پر تھا۔ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام تین (3) روز میں وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اُس کے اِنْتِقال کو تین (3) روز ہو چکے ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کی بہن سے فرمایا: ہمیں اُس کی قَبْر پر لے چل۔ وہ لے گئی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک سے دُعا فرمائی جس سے عازَر حُکمِ اِلٰہی سے زِندہ ہو کر قَبْر سے باہَر آ گیا، مُدَّت (عَرصے) تک زِندہ رہا اور اُس کے ہاں اَوْلاد (بھی) ہوئی۔ (2) دُوسرا ایک بُڑھیا کا لَڑکا تھا جس کا جَنازہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے جارہا تھا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کے لیے دُعا فرمائی وہ زِندہ ہو کر جَنازہ اُٹھانے والوں کے کَندھوں سے اُتر پڑا، کپڑے پہنے اور گھر آ گیا، پھر زِندہ رہا اور اُس کے ہاں اَوْلاد بھی ہوئی۔ (3) تیسری ایک لَڑکی (Girl) تھی جو شام کے وَقْت مَرِی اور اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دُعا سے اُس کو زِندہ کیا۔ (4) چوتھے سَام بِن نُوح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تھے جن کی وَفات کو ہزاروں سال گزر چکے تھے۔ لوگوں نے خواہش کی کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اُنہیں زندہ کریں، چُنانچہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اُن کی نشاندہی سے قَبْر پر پہنچے اور اللہ پاک سے دُعا کی۔ سام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سُنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے: ”اَجِبْ رُوْحَ اللہ“ (یعنی حضرت عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی بات سُن) یہ سُنتے ہی وہ خَوف زدہ اُٹھ کھڑے

ہوئے اور اُنہیں گمان ہوا کہ قِیامت قائم ہوگئی، جس کی دَہشَت سے اُن کے سَر کے آدھے بال سَفید ہوگئے پھر وہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر اِیمان لائے اور اُنہوں نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے درخواست کی کہ دوبارہ اُنہیں سَکَراتِ موت کی تکلیف نہ ہو، اِس کے بغیر اُنہیں واپَس کیا جائے چُنانچہ اُسی وَقْت اُن کا اِنتِقال ہوگیا۔ (تفسیر جمل، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۴۹، ۱/۴۱۹)

(4) غیب کی خبریں دینا:

جب حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بیماروں کو اچّھا کیا اور مُردوں کو زِندہ کیا تو بعض لوگوں نے کہا کہ یہ تو جادُو (Magic) ہے اور کوئی مُعْجِزہ دِکھایئے، تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ جو تم کھاتے ہو اور جو جمع کر رکھتے ہو میں اُس کی تمہیں خبَر دیتا ہوں لٰہذا حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے دَستِ مُبارَک پر یہ مُعْجِزہ بھی ظاہِر ہُوا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام آدمی کو بتادیتے تھے جو وہ کل کھا چُکا اور جو آج کھائے گا اور جو اَگلے وَقْت کے لیے تیّار کر رکھا ہوتا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس بہت سے بچّے جمع ہو جاتے تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام اُنہیں بتاتے تھے کہ تمہارے گھر میں فُلاں چیز تیّار ہوئی ہے، تمہارے گھر والوں نے فُلاں فُلاں چیز کھائی ہے، فُلاں چیز تمہارے لیے بچا کر رکھی ہے، بچّے گھر جاتے اور گھر والوں سے وہ چیز مانگتے۔ گھر والے وہ چیز دیتے اور اُن سے کہتے کہ تمہیں کس نے بتایا؟ بچے کہتے: حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے، تو لوگوں نے اپنے بچّوں کو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آنے سے روکا اور کہا کہ وہ جادُوگر ہیں۔ (تفسیر قرطبی، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۴۹، ۲/۷۴، الجزء الرابع، جمل، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۴۹، ۱/۴۲۰، ملتقطاً)

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام "یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف"

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہُوا کہ اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو بے شُمار اِختیارات سے نَوازا تھا جبھی تو آپ اللہ پاک کے حکم سے پَرِندوں کو پیدا، مُردوں کو زِندہ اور بَرَص

(سفید داغ) والوں کو شِفا عطا فرمادیا کرتے حتّٰی کہ غَیبی خَبریں بھی اِرْشاد فَرمادِیا کرتے تھے۔ اَفسوس کہ بُری صُحبتوں میں بیٹھنے کے باعث بسا اَوْقات اِنسان اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اَوْلیائے عُظّام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِین کے اِختیارات کے مُعاملے میں شَیطانی وَساوِس کا شِکار ہو کر مُعجِزات و کَرامات کا اِنکار کرکے ہَلاکت و بَربادی کے گڑھے (Pit) میں جاگرتا ہے، لہٰذا ہمیشہ بُری صُحبت سے بچئے اور اچّھوں کی صُحبت ہی اِختیار کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ! شَیطان ناکام و نامُراد ہو جائے گا۔ یاد رہے! عاشِقانِ رَسُول کی دینی تَحریک دعوتِ اسلامی سے وابَستَہ ہونا بھی اچّھی صُحبت پانے کا ایک بہترین ذَرِیعَہ ہے، لہٰذا آپ بھی اِس دینی ماحول سے ہر دم وابَستَہ رہئے اور 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام "یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف" بھی ہے۔ چُھٹّی والے دِن شہر کے کمزور علاقوں اور اَطراف کے گاؤں، گوٹھوں میں جاکر وہاں کی مساجِد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ مَقامی عاشِقانِ رَسُول کو نیکی کی دَعوت دے کر عِلْمِ دِین سیکھنے، سکھانے کی تَرکیب کی جاتی ہے۔ ❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف اسلامی بھائیوں کو سُنّتیں و آداب اور مَدَنی دَرس وغیرہ کا طَریقہ سکھانے کا بہترین ذَرِیعَہ ہے ❁ یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مساجِد آباد ہوتی ہیں ❁ یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجِد میں گزرنے والا ہر ہر لمحہ عِبادَت میں شُمار ہوگا ❁ یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجِد سے مَحبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زِیادہ سے زِیادہ وَقْت گُزارنے کی فَضِیلت حاصِل ہوگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اپنا زیادہ وَقْت مسجِد میں گُزارنے کی بھی کیا خُوب فَضِیلَت ہے کہ

حضرت ابُو سَعِید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تُم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجِد میں کَثرت سے آمد و رَفت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ پاک پارہ 10، سُوْرَۃُ التَّوبَہ آیت نمبر 18 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ (پ۱۰، التوبہ:۱۸)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: اللہ کی مسجدوں کو وُہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر اِیمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں۔

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، ۲۸۰/۴، حدیث: ۲۶۲۶)

حدیثِ پاک کے اس حصے (تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو) کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: کیونکہ یہ چیزیں ایمان کی علامتیں ہیں۔ خیال رہے کہ یہ گواہی ایسی ہی ہے جیسے کسی کا لباس اور شکل دیکھ کر ہم اسے مؤمن سمجھتے اور کہتے ہیں۔ گواہی سے مراد قطعی فیصلہ نہیں۔ (مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں:) یہاں مسجد کی آبادی میں مسجدوں میں چراغاں کرنا، اس کو سجانا سب داخل ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/ ۴۴۴-۴۴۵ ملتقطاً بتغیر)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی بے شمار معجزات عطا فرمائے تھے بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات کی تعداد حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے معجزات سے زیادہ تھی۔ آیئے! چند معجزات کے متعلق سنتے ہیں چنانچہ

حضرت عیسیٰ اور آقائے عیسیٰ کے معجزات:

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام مُردوں کو زندہ اور اَندھوں کو آنکھ والا اور کوڑھیوں (سفید داغ کی جِلد والوں) کو اچھا کر دیتے تھے۔ جبکہ ہمارے پیارے آقا محمدِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی مُردوں کو زندہ اور اَندھوں کو آنکھ والا اور کوڑھیوں کو اچھا کیا۔ جب خَیبر فتح ہوا تو وہاں کی ایک غیر مسلم عورت نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو زہر والا بکری کا گوشت ھَدِیَّۃً بھیجا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بکری کا بازو

لیا اور اُس میں سے کچھ کھایا وہ بازو بولا کہ مجھ میں زہر ڈالا گیا ہے۔(شرح زرقانی، المقصد الاول۔۔۔الخ، غزوہ خیبر۔۔۔الخ، ۲۹۰/۳)

یہ مُردے کو زندہ کرنے سے بڑھ کر ہے، کیونکہ یہ مَیّت کے ایک حِصّے کا زندہ ہونا ہے حالانکہ اُس کا بقیہ جو اُس سے الگ تھا اور مُردہ ہی تھا۔

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے مِٹّی سے پرندہ بنایا جبکہ غزوۂ بدر میں حضرت عُکّاشہ بن مِحْصَن رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹُوٹ گئی تو میرے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کو ایک خشک لکڑی عطا کردی جب اُنہوں نے اپنے ہاتھ میں لے کر ہِلائی تو وہ سفید مضبوط لمبی تلوار بن گئی۔(شرح زرقانی، المقصد الاول، باب:غزوۃ بدر الکبری، ۳۰۱/۲)(سیرتِ رسولِ عربی، ۵۵۲ تا ۵۵۹، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مُبارَک زِندگی کے روشن پہلوؤں میں سے ایک روشن تَرین پہلو یہ بھی تھا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی پاکیزہ نِگاہیں ہماری طرح خامیوں اور عُیوب تلاش کرنے میں مشغول نہ رہتی تھیں کہ ہمیں تو جاندار یا بے جان چیزوں میں خامیوں اور عُیُوب و نَقائِص کے عِلاوہ کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام تو وہ عظیم پیغمبر تھے کہ جو بے زبان جانوروں کے مُتَعَلِّق بھی بُری بات سے ہمیشہ اپنی زبان کو محفوظ رکھتے تھے، چُنانچہ

مَرے ہُوئے کُتّے کی بُرائی سے بھی بچو

شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہلسُنّت حضرت علّامہ مَوْلانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تَصْنِیْف "غِیْبَت کی تَباہ کارِیاں" صفحہ نمبر 275 پر فرماتے ہیں: حضرت مالِک بن دِینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ایک مَرے ہُوئے کُتّے کے پاس سے گُزرے، حَوارِیوں نے

عَرض کی: یہ کُتّا(Dog) کس قدر بدبُو دار ہے! حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اِس کے دانت کتنے سَفید ہیں! گویا آپ نے اُن کو مُردار کُتّے کی غِیبَت سے بھی منع فرمایا اور اُن کو خَبَر دار کِیا کہ بے زَبان جانوروں کی بھی خُوبی کا ہی ذِکر کرنا چاہئے۔ (اِحیاءُ العُلوم، کتاب آفات اللسان، ۱۷۷/۳)

شعبہ فنانس ڈیپارٹمنٹ

پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا اَخلاق کتنا پیارا تھا کہ جو اِنسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں(Animals) کے ساتھ بھی بدسُلوکی سے بچتے تھے تو سوچئے! کہ پھر اَخلاقِ مُصطفٰے کا عالَم کیا ہو گا کہ جن سے مُتَأثِّر ہو کر کئی غیر مُسلموں نے اِسلام قبُول کیا۔ اے کاش کہ ہم بھی اُن مَعصُوم ہستیوں کے طُفَیل حُسنِ سُلوک کا گُر پانے اور بداَخلاقی سے جان چُھڑانے میں کامیاب ہو جائیں۔ حُسنِ اَخلاق کا پیکر بننے کا ایک طَرِیْقہ فَیضانِ اَنبیا و اَولیا سے مالا مال عاشِقانِ رَسُول کی دینی تَحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابَستہ ہو جانا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں 80 سے زائد شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصرُوف ہے، جن میں سے ایک شعبہ "فنانس ڈیپارٹمنٹ" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے لئے جمع ہونے والے زکوٰۃ، فطرات، عُشر اور مساجد و مدارس، جامعات، لنگرِ رضویہ و لنگرِ غوثیہ وغیرہ کی مد میں جمع ہونے والے فنڈز کو محفوظ بنانے، اُن کا حساب کتاب رکھنے اور ان کو شرعی تقاضوں کے مطابق خرچ کرنے کے لئے "فنانس ڈیپارٹمنٹ" کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مکتبۃ المدینہ کی طرف سے فنڈز جمع کرنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی شرعی رہنمائی کے لئے رسالہ "چندے کے بارے میں سُوال جواب" اور "چندہ جمع کرنے کی شرعی احتیاطیں" بھی شائع کیا گیا ہے۔ ربِّ کریم "فنانس ڈیپارٹمنٹ" کی کوششوں کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قِیامت کی نشانیاں

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے! اِس وَقْت حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام دوسرے آسمان پر زِندہ ہیں اور قُربِ قِیامت میں رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُمَّتی بَن کر تشریف لائیں گے، جیسا کہ سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام میری اُمَّت پر خَلِیْفَہ ہو کر نازِل ہوں گے۔ (مدارک، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۵۵، ص ۱۶۳) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے نُزول فرمانے سے پہلے قِیامت کی کچھ نِشانیاں بھی ظاہر ہوں گی چُنانچہ

مُفْتی محمد امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُنیا کے فَنا ہونے سے پہلے چَند نشانیاں ظاہِر ہوں گی۔ عِلْم اُٹھ جائے گا۔ جَہْل (بے عِلْمی) کی کَثْرت ہو گی۔ بدکاری کی زِیادَتی ہو گی، دِین پر قائم رہنا اِتنا دُشوار ہو گا جیسے مُٹّھی میں اَنگارا لینا، زکوٰۃ دینا لوگوں پر گِراں (دُشوار) ہو گا کہ اُس کو تاوان (جُرمانہ) سمجھیں گے۔ مَرد اپنی عَورت کا مُطِیع (فرماں بَردار) ہو گا۔ ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔ گانے باجوں کی کَثْرت ہو گی۔ دَجّال ظاہِر ہو گا کہ چالیس (40) دِن میں حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کے سِوا تمام رُوئے زمین کا گَشْت (دَورہ) کرے گا۔ اُس کا فِتْنَہ بہت شدید ہو گا، خُدائی (یعنی خُدا ہونے) کا دَعْویٰ کرے گا۔ جو اُس پر اِیمان لائے گا اُسے اپنی جنَّت میں ڈالے گا اور جو اِنکار کرے گا اُسے جہنَّم میں داخل کرے گا۔ بہت سے شُعْبَدے (نَظَر بَندی کے کَرْتَب) دِکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادُو کے کَرِشمے ہوں گے جِن کو واقِعِیَّت (حقیقت) سے کچھ تَعَلُّق نہیں۔ پھر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آسمان سے جامِع مسجدِ دِمَشْق کے شَرْقی مینارہ پر نُزول فرمائیں گے، لَعِین (مَرْدُود) دَجّال، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سانس کی خُوشبو سے پِگھلنا شُروع ہو گا، جیسے پانی میں نمک (Salt) گُھلتا ہے، آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) اُس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے، اُس سے وہ واصِلِ جہنَّم ہو گا۔ (بہارِ شریعت، ۱/۱۱۶ تا ۱۲۲، ملتقطاً)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتۡ بَرَکَاتُھُمُ الۡعَالِیَہ کے رِسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں:

? مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ? مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشْفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ? چلّا چلّا کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ? چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ? بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اِس سے دُوسروں کو گِھن آتی ہے۔

﴿اعلان﴾

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

بات چیت کرنے کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لٰہذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف

---

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

4 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[1]

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 26 دسمبر 2024ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

---

1 ... الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

بات چیت کرنے کی بقیہ سنّتیں اور آداب

؟ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے، اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں۔ ؟ زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ؟ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ؟ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہیے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے۔[1] اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆منافقت سے بچنے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابِق "منافقت سے بچنے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ۔ (ابوداود، ۲/۱۳۰، حدیث:۱۵۴۶)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں۔ (فیضانِ دعا، ص۲۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۱۲۷

2 . . . کتابُ الصَّمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ۷/ ۲۰۴ حدیث:۳۲۵

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نَمازوں کے اَوقات میں نَماز پڑھنے سے قبل نَماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نَمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُ الاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تَہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟ (34) اوّابین یا اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟ (36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر

ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باؤجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق ورِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟ (45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز وعزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھی؟ (47) چوک درس دیا، یا سُنا؟ (48) اپنے والدین اور پیر ومُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟ (49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟ (52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟ (53) زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟ (54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟ (60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟ (61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟ (62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟ (65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادِم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ)12ماہ اور مختلف کورسز(12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس،7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے،روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد